السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وضو کرنے کے بعد اگر شلوار ٹخنوں سے نیچے چلی جائے تو کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

چادر یا چلور کا ٹخنے سے نیچے لٹکانا شدید گناہ ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ:

((ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار))

یعنی کپڑے کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے نیچے لٹک رہا ہے وہ آگ میں ہے۔''
ایک حدیث میں آتا کہ:

((من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة))

''جو شخص اپنا کپڑا غرور و تکبر سے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں کرے گا''۔ (ابوداؤد ۲۸۶، کتاب اللباس)
اسی طرح حدیث میں آتا ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر کے ڈھلکنے کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إنك لست ممن يصنع ذالك خيلاء))

''تو ان لوگوں میں سے نہیں جو اس فعل کو تکبر سے کرتے ہیں۔'' (نسائی، ۲۳۵۴)
اور یہ بھی یاد رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے کے ٹخنوں سے نیچے جان کو فرمایا (فإنها من المخيلة) (نسائی) یہ تکبر سے ہے۔ مذکورہ بالا روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مرد کیلیے کپڑا ٹخنے سے نیچے لٹکانا شدید ترین جرم ہے اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش تشنئ قرار دیا۔ لیکن کسی بھی فقیہ محدث کتب حدیث کے تراجم و ابواب میں اس کو نوقض وضو میں شمار نہیں کیا اور اس ضمن میں جو روایت سنن ابوداؤد میں آتی ہے کہ آپ نے ایک آدمی کو اس حالت میں نماز پڑھتے دیکھا کہ اس کا کپڑا ٹخنوں سے نیچے تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا (اِذهب فتوضا) جا اور وضو کر۔ یہ روایت صحیح نہیں ہے اس کی سند میں ابو جعفر غیر معروف راوی ہے۔ امام منذری نے مختصر سنن ابی داؤد ۳۲۴/۱ اور علامہ شوکانی نے نیل الاوطار ۱۱۸/۳۳ میں لکھا ہے کہ۔

"وفي إسناده أبو جعفر رجل من أهل المدينة لا يعرف اسمه"

اس حدیث کی سند میں اہل مدینہ سے ایک راوی ہے جس کا نام معروف نہیں اور مشکوۃ المصابیح پر تعلیق لکھتے ہوئے علامہ البانی حفظہ اللہ نے لکھا ہے کہ:

"وإسناده ضعيف فيه أبو جعفر وعنه يحيى بن أبي كثير وهو الأنصاري المدني المؤذن وهو مجهول كما قال ابن القطان وفي التقريب أنه لين الحديث فقلت من صحح إسناده الحديث فقد وهم۔"
یعنی اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس میں راوی ابع جعفر ہے۔ اس سے بیان کرنے والا یحییٰ ابن ابی کثیر ہے اور وہ انصاری مدنی مؤذن ہے جو کہ مجہول ہے جس طرح ابن القطان نے کہا ہے اور تقریب میں ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ اس کی حدیث کمزور ہے۔ علامہ البانی حفظہ اللہ کہتے ہیں کہ جس نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے اسے وہم ہوا ہے۔ (مشکوۃ ۲۳۸/۱)
لہٰذا جب یہ روایت کمزور ہے اور کسی محدث نے اسے نواقض وضو میں شمار نہیں کیا تو جس آدمی کا کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو جائے اس کا وضو نہیں ٹوٹا البتہ یہ جرم ضرور ہو گا جس کی وعید احادیث میں مرقوط ہے۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1